دوسری منزل میں اعتکاف

اس مختصر رسالہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ مسجد کی دوسری منزل میں اعتکاف کے وقت مسجد سے باہر کی سیڑھی سے اترنا و چڑھنا جائز ہے، اور اس ضمن میں بعض اور جزئیات بھی نقل کیے گئے ہیں جن میں معتکف کے لئے سہل اور رخصت والے قول پر ارباب افتاء نے فتاوی تحریر فرمائے ہیں۔ رسالہ کے آخر میں آپ ﷺ کا ایک عمل اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و حضرات تابعین رحمہم اللہ کے چند آثار بھی نقل کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

فہرست رسالہ ''مسجد کی دوسری منزل میں اعتکاف''

پیش لفظ..	۴
مسجد کی دوسری منزل میں اعتکاف کا مسئلہ..................................	۵
معتکف کا دکان کی چھت پر نکل کر جانا...... حکیم الامت رحمہ اللہ کا فتوی.........	۷
دار العلوم کراچی کا فتوی..	۸
مولانا رفعت صاحب قاسمی رحمہ اللہ کا فتوی..................................	۸
کھانا لانے کے لئے باہر جانا..	۹
کھانے پینے کی اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے باہر نکلنا..............	۹
ضرورۃً معتکف کا گھر یا ہوٹل چائے پینے کے لئے جانا..................	۱۰
معتکف کا صبح و شام استنجاء جاتے اور آتے ہوئے دوکان کھولنا اور بند کرنا.......	۱۰
معتکف کا صبح و شام استنجاء جاتے اور آتے ہوئے بیلوں کو کھولنا اور بند کرنا......	۱۰
حقہ پینے کے لئے باہر جانا..	۱۰
استنجاء کے لئے باہر نکلنا..	۱۱
ضرورۃً وضو کے لئے گرم پانی لینے جانا..................................	۱۱
نفل وضوء یا ہمیشہ باوضوء رہنے کے لئے باہر نکلنا..................	۱۲
غسل جمعہ کے لئے باہر نکلنا..	۱۲
وظیفہ کے لئے آفس میں دستخط کے لئے جانا..................................	۱۲
اذان دینے کے لئے باہر نکلنا..	۱۲
عیادت اور نماز جنازہ کے باہر جانا..	۱۳

دوسری مسجد میں قرآن سنانے کے لئے جانا....................................	۱۴
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت اعتکاف زوجہ محترمہ کو گھر پہنچانے کے لئے نکلنا.........	۱۵
معتکف جنازہ میں شرکت اور مریض کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے...........	۱۹
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے چند آثار...........	۲۰

پیش لفظ

مسجد کے دوسری یا تیسری منزل میں اعتکاف کرنے والے کے لئے باہر کی سیڑھی سے مسجد کی پہلی یا دوسری منزل میں جانے کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں اہل فتاوی کی رائے مختلف پائی، راقم سے بھی یہ سوال کیا گیا تو عرض کیا کہ: اجازت ہے، مگر کوئی احتیاط کرے تو بہتر ہے۔ اس پر بعض اہل علم کو اشکال ہے، اور وہ اس رائے سے متفق نظر نہیں آئے، ان کی خدمت میں کچھ گذارشات پیش کرنے کی نیت سے یہ تحریر لکھی گئی ہے۔

ارباب افتاء کے مختلف جزئیات سے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ مسجد سے باہر کی سیڑھی سے اترنے و چڑھنے سے زیادہ بڑے اعمال کی ارباب افتاء نے اجازت دی ہے، تو سیڑھی سے اترنا و چڑھنا تو ان کے مقابلہ میں ایک معمولی عمل ہے۔

پھر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار بھی اس رائے کی تائید میں نظر سے گذریں تو وہ بھی آخر نقل کر دیئے گئے۔

نوٹ:......ارباب افتاء کے فتاوی اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وحضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار سے اختلاف کی گنجائش ہے، اور دوسرے ارباب افتاء کے فتاوی اور بعض آثار ان سے مختلف بھی منقول ہیں۔ اکابر سے اختلاف سے مسلک میں شدت کم ہو جاتی ہے۔ اس ضروری نوٹ کو مدنظر رکھنا چاہیئے، اور کوئی اس رائے کا رد کرنے والا ان فتاوی کا سہارا لے کر رد کر سکتا ہے، اس لئے پہلے ہی یہ صراحت کر دی گئی ہے۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور ذخیرۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲ر رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ، مطابق: ۴ر اپریل ۲۰۲۲ء، پیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد کی دوسری منزل میں اعتکاف کا مسئلہ

مسئلہ:......مسجد کی دوسری یا تیسری منزل میں اعتکاف کرنا درست ہے، اس لئے کہ مسجد زمین سے آسمان تک مسجد ہی کے حکم ہے۔اب مسئلہ یہ قابل غور ہے کہ مسجد کی دوسری یا تیسری منزل میں کوئی اعتکاف کرے تو وہ اس سیڑھی سے نیچے اتر کر پہلی منزل میں نماز کے لئے جاسکتا ہے یا نہیں جو مسجد سے باہر ہو؟ اس مسئلہ میں اہل علم کی رائے مختلف ہے، بعض حضرات اس کی اجازت نہیں دیتے، اور اس عمل کو مفسد اعتکاف مانتے ہیں، اور بعض اہل علم کے نزدیک اگر معتکف نے شروع سے نیت کرلی ہو کہ وہ سیڑھی سے نیچے اتر کر نماز کے لئے جائے گا تو اس کی اجازت ہے، اگر نیت نہ کی ہو تو اجازت نہیں، اور بعض حضرات کے نزدیک مطلقا معتکف کا سیڑھی سے نیچے اتر کر مسجد کی پہلی منزل میں جانا درست ہے۔اور یہی رائے شریعت کے مزاج سہل اور یسر کے موافق اور عوام کے لئے مناسب ہے۔

اس وقت عوام تو عوام خواص تک میں اعتکاف جیسی اہم سنت سے بے پرواہی عام ہوتی جارہی ہے جو آپ ﷺ نے بعض اعذار کی وجہ سے زندگی میں صرف دو مرتبہ ترک فرمائی ہے، ایسے حالات میں حضرات صاحبین رحمہ اللہ کے مسلک پر جسے ابن ہمام رحمہ اللہ جیسے فقیہ نے راجح تک کہا ہے کو ترک کرنا حالات حاضرہ کے متقاضی نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک معتکف تھوڑی دیر کے لئے بلاضرورت مسجد سے نکلے تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ یہ قول احتیاط پر مبنی ہے۔اور حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک بلا عذر بھی معتکف آدھے دن سے زیادہ باہر رہے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے امام صاحب رحمہ اللہ کے قول کو اور علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے

صاحبین رحمہما اللہ کے قول کو راجح کہا ہے۔

علماء نے صراحت کی ہے کہ حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے قول میں توسع اور آسانی ہے۔

(۱)......فأما اذا خرج ساعة من المسجد فعلى قول ابى حنيفة يفسد اعتكافه ' وعند ابى يوسف ومحمد لا يفسد ما لم يخرج اكثر من نصف يوم ، و قول أبى حنيفة أقيس ، وقولهما أوسع ، قالا : اليسير من الخروج عفو لدفع الحاجة ' فانه اذا خرج لحاجة الانسان لا يؤمر بأن يسرع المشى ' وله ان يمشى على التؤدة ' فظهر أن القليل من الخروج عفو ، والكثير ليس بعفو ، فجعلنا الحد الفاصل أكثر من نصف يوم ' فان الاقل تابع للأكثر ' فاذا كان فى أكثر اليوم فى المسجد جعل كأنه فى جميع اليوم فى المسجد۔

(المبسوط للسرخسی ص ۱۱۸/۱۱۹ ج ۳، باب الاعتكاف ،كتاب الصوم ،ط: دارالکتب، بیروت۔ فتاوی تاتارخانیہ ص ۴۴۴ ج ۳، الفصل الثانى عشر فى الاعتكاف ، كتاب الصوم ، رقم :۴۸۰۳)

''فتاوی دینیہ'' میں ہے: بلاضرورت شرعی یا طبعی مسجد سے تھوڑی دیر کے لئے باہر نکل گیا ، چاہے بھول سے ہو یا جان بوجھ کر تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے، امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ایک ساعت کے لئے بھی باہر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا ، اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ باہر رہے گا تو اعتکاف ٹوٹے گا۔ شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ نے امام صاحب کے قول کو اور علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے صاحبین رحمہما اللہ کے قول کو ترجیح دی ہے۔

نیز ''خلاصۃ الفتاوی'' میں علامہ سرخسی رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

’’قولهما أيسر على المسلمين ‘‘۔(ص۲۶۸ج۱)

یعنی صاحبین رحمہما اللہ کے قول میں مسلمانوں کے لئے آسانی ہے۔

اس لئے اچھا تو یہ ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کے قول کو احتیاطاً مدنظر رکھ کر عمل کرے، باقی صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(فتاوی دینیہ ص۱۲۹ج۳)

معتکف کا دکان کی چھت پر نکل کر جانا......حکیم الامت رحمہ اللہ کا فتوی

سوال:......جن مساجد کا اندر کا درجہ تو بھراؤ پر بنا ہوا اور صحن دوکانوں پر ہو، یہ تو معلوم ہے کہ صحن میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب تو نہیں ملے گا۔ دریافت کرنا یہ ہے کہ جو شخص اندر کے درجہ میں اعتکاف کرے اس کو جماعت سے نماز ادا کرنے کو صحن مسجد میں آنا (کیونکہ جماعت اکثر اوقات آج کل باہر ہی ہوتی ہے) مفسد اعتکاف ہوگا یا نہیں؟ اور صاحبین اور امام صاحب رحمہم اللہ سے جو اختلاف مفسد اعتکاف مسجد سے نکلنے میں ایک ساعت اور ایک وقت نماز کامل خارج مسجد سے رہے، اس میں کون سا قول راجح تر ہے؟

جواب:......اول تو اگر دوکانیں مسجد کے لئے وقف ہوں تو بعض روایات فقہیہ کی رو سے اس سطح کو مسجد کہنے کی گنجائش ہے۔ضرورت جماعت میں اس روایت پر عمل جائز ہے۔اور دوسرے اگر قول راجح ہی لیا جاوے کہ اس کا حکم مسجد کا نہیں تاہم معتکف کو ضرورت کی وجہ سے خروج عن المسجد جائز ہے خواہ وہ ضرورت طبعی ہو یا دینی، اور ادراک جماعت مثل ادراک جمعہ ضرورت دینیہ ہے، اس لئے خروج جائز ہے۔تیسرے جب پہلے سے معلوم ہے کہ مجھ کو یہاں تک آنا پڑے گا تو گویا نیت استثناء کی ہوگئی ،اور استثناء کے وقت خروج جائز ہے۔چوتھے صاحبین رحمہما اللہ کے قول کو بعض نے ترجیح دی ہے۔

(امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص۲۹۵/۲۹۶ج۴،سوال نمبر:۹۸۶)

دارالعلوم کراچی کا فتوی

م:......مسجد کی دوسری منزل پر اعتکاف کرنا صحیح ہے، اگر چہ دوسری منزل کا راستہ مسجد کی صحن سے جاتا ہو۔(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی (غیر مطبوعہ) ص۳۹۳ ج۳)

مولانا رفعت صاحب قاسمی رحمہ اللہ کا فتوی

م:......اگر زینہ مسجد سے باہر ہو کر جاتا ہو اور اوپر جانا ضروری ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے کے وقت جب اعتکاف کی نیت کرے تو اسی وقت نیت میں یہ شرط لگالے کہ میں فلاں زینہ سے اوپر جایا کروں گا تو یہ شرط کر لینے سے زینہ سے اوپر جانا جائز ہو جائے گا۔(مدلل ومکمل مسائل اعتکاف ص ۶۵ ،مطبوعہ: حامد کتب خانہ، کراچی)

نوٹ:......اس طرح کے تکلف کی ضرورت ہی نہیں، بلا کسی استثناء اور بلا کسی شرط کے جائز ہے۔از: مرغوب احمد

کھانا لانے کے لئے باہر جانا

فقہاء اور ارباب افتاء کے نزدیک اعتکاف میں بعض ایسی رخصتیں ہیں جو مسجد کی سیڑھی سے اترنے و چڑھنے کے عمل سے کہیں زیادہ ہے، مثلا:

(۱)......کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو گھر جا کر کھانا لانا جائز ہے، اس سے اعتکاف میں کوئی حرج و نقص نہیں آتا۔ (مستفاد: فتاوی حقانیہ ص۲۰۹ ج۴)

(۲)......حرمین شریفین میں مسجد کے اندر کھانا لانے کی اجازت نہیں (جبکہ ارباب انتظام کو حرمین شریفین کے معتکفین کے لئے مسجد کے اندر کھانا لانے کی اجازت دینی چاہئے) مگران کی اپنی انتظامی مجبوریاں ہوں گی اور یقیناً ہیں، اس لئے وہاں اجازت نہیں تو معتکف کو مسجد سے باہر جا کر کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

(۳)......کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو گھر جا کر کھانا کھا بھی سکتا ہے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۲۶۵ ج۱۰۔ مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی۔ کتاب المسائل ص۱۸۴ ج۲)

(۱)......و قیل : یخرج بعد الغروب للأکل والشرب ، قال فی البحر : وینبغی حمله علی ما اذا لم یجد من یأتی له به ' فحینئذ یکون من الحوائج الضروریة۔

(طحطاوی علی المراقی ص۷۰۴، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط: دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

(۴)......معتکف کھانا لینے کے لئے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ کھانا بننے کی تیاری میں کچھ دیر ہے، مثلا سالن کو بگھار لگ رہا ہے، تو کھانا تیار ہونے تک گھر میں انتظار کر سکتا ہے۔

(احسن الفتاوی ص۵۰۷ ج۴، بتصرف)

کھانے پینے کی اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے باہر نکلنا

(۵)......کوئی خادم نہ ہو تو کھانے پینے کی اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے بھی معتکف کو مسجد

سے باہر نکلنا جائز ہے۔

(ا)......فان خرج لضرورة کشراء مأکول أو مشروب ...فلا یبطل اعتکافه ، الخ۔

(الفقه الاسلامی وادلته ص۶۳۲ ج ۲، مبطلات الاعتکاف ،کتاب الاعتکاف ،ط:الهدیٰ،دیوبند)

ضرورۃً معتکف کا گھر یا ہوٹل چائے پینے کے لئے جانا

(۶)......معتکف چائے کا شدت سے عادی ہو اور کوئی چائے لانے والا نہ ہو تو گھر یا ہوٹل چائے پینے کے لئے جانے کی گنجائش ہے۔(فتاوی محمودیہ ص۲۸۳ ج ۱۰۔ط: جامعہ فاروقیہ)

معتکف کا صبح وشام استنجاء جاتے اور آتے ہوئے دوکان کھولنا اور بند کرنا

(۷)......معتکف کا صبح کو قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے دوکان کھولنا اور شام کو قضاے حاجت کے لئے جاتے ہوئے دوکان کو بند کرنے کی گنجائش ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص۲۸۵ ج ۱۰۔مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

معتکف کا صبح وشام استنجاء جاتے اور آتے ہوئے بیلوں کو کھولنا اور بند کرنا

(۸)......معتکف کا صبح کو قضائے حاجت کے لئے جاتے ہوئے بیلوں کا کھولنا اور کھلیان میں بند کرنا، اور شام کو قضاے حاجت کے لئے جاتے ہوئے کھلیان سے کھول کر گھر لے آنے کی گنجائش ہے۔(فتاوی محمودیہ ص۲۸۵ ج ۱۰۔مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

حقہ پینے کے لئے باہر جانا

(۹)......امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ نے حقہ پینے کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت دی ہے۔

جواب:......معتکف کو جائز ہے کہ بعد نماز مغرب مسجد سے باہر جا کر حقہ پی کر کے اور کلی

کر کے بوزائل کر کے مسجد میں چلا جائے۔

(فتاوی رشیدیہ (مکمل: مبوب، مع تالیفات رشیدیہ) ص ۳۷۸۔ مطبوعہ: ادارہ اسلامیات، لاہور)

استنجاء کے لئے باہر نکلنا

(۱۰)......مسجد میں بیت الخلاء کا انتظام نہ ہوتو مسجد سے باہر جا کر استنجاء کرنا جائز ہے چاہے دور تک جانا پڑے۔

(۱۱)......مسجد کے قریب بیت الخلاء چھوڑ کر اپنے (یا کسی عزیز کے) گھر جائے تو اس کی وجہ سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

(کتاب المسائل ص ۱۸۴ ج ۲، مسائل اعتکاف۔ عمدۃ الفقہ ص ۴۰۳ ج ۳، اعتکاف بیان)

(۱۲)......اہل فتاوی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ: مسجد کے بیت الخلاء صاف ستھرے نہ ہوں تو بھی معتکف استنجاء کے لئے اپنے گھر جا سکتا ہے۔

(۱۳)......مسجد میں استنجاء خانہ ہوتے ہوئے بھی کوئی اپنے گھر ہی پر استنجاء کا عادی ہو تو استنجاء کے لئے گھر جا سکتا ہے۔ ''فتاوی محمودیہ'' میں ہے: استنجاء کے لئے اگر اپنے گھر ہی کا عادی ہو تو وہاں چلا جایا کرے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۲۳۷ ج ۱۰۔ مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

(۱)......(وحرم عليه الخروج الا لحاجة الانسان) طبعية كبول و غائط وغسل ، (الدر المختار) لان الانسان قد لا يألف غير بيته ، رحمتي : أى فاذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له الا فى بيته ' فلا يبعد الجواز بلا خلاف۔

(شامی ص ۴۳۵ ج ۳، باب الاعتكاف ، كتاب الصوم ، ط: مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

ضرورۃً وضو کے لئے گرم پانی لینے جانا

(۱۴)......اگر ٹھنڈے پانی سے وضو میں تکلیف ہو، یا بیماری لاحق ہونے یا بیماری کے بڑھ

جانے کا اندیشہ ہوتو گرم پانی لینے کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص ۲۶۵ ج ۱۰۔ مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

نفل وضوء یا ہمیشہ باوضوء رہنے کے لئے باہر نکلنا

(۱۵)...... معتکف نفل وضوء کے لئے یا ہمیشہ باوضو رہنے کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۳۴۳ ج ۲۔ فتاوی قاسمیہ ص ۵۶۶ ج ۱۱)

غسل جمعہ کے لئے باہر نکلنا

(۱۶)...... علماء کی ایک جماعت کے نزدیک معتکف غسل جمعہ کے لئے مسجد سے نکل سکتا ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۵۰۲ ج ۴۔ فتاوی حقانیہ ص ۲۰۰ ج ۴۔ فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۳۴۵ ج ۲۔ کتاب المسائل ص ۱۸۷ ج ۲، مسائل اعتکاف)

جبکہ غسل میں وقت لگے گا اور سیڑھی سے اترنے میں کوئی زیادہ وقت بھی صرف نہیں ہوتا۔

(۱)...... ویخرج للوضوء والاغتسال فرضا کان أو نفلا۔

(فتاوی تاتارخانیہ ص ۴۴۶ ج ۳، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، کتاب الصوم، رقم: ۴۸۱۳)

وظیفہ کے لئے آفس میں دستخط کے لئے جانا

(۱۷)...... برطانیہ اور اس جیسے دوسرے ممالک میں وظیفہ کے لئے مجبوراً آفس میں دستخط کے لئے جانا جائز ہے۔ (مستفاد: فتاوی رحیمیہ ص ۲۱۰ ج ۵)

اذان دینے کے لئے باہر نکلنا

(۱۸)...... اذان دینے کے لئے مسجد سے باہر سیڑھی سے چڑھنا پڑے تو بھی مینارہ پر جا کر

اذان دینا مفسد اعتکاف نہیں ہے۔

(۱)......ولو صعد المئذنة لم يفسد اعتكافه بلا خلاف ، وان كان باب المئذنة خارج المسجد ' والمؤذن و غيره فيه سواء۔

(فتاویٰ عالمگیری ص۲۱۲ ج ۱، الباب السابع فی الاعتكاف ، كتاب الصوم، ط: رشیدیہ)

(۲)......ولا يخرج منه الا لحاجة شرعية كالجمعة والاذان لو كان مؤذنا و باب المئذنة خارج المسجد ، الخ۔

(النهر الفائق ص۴۶ ج ۲، باب الاعتكاف ، كتاب الصوم، ط: زکریا، دیوبند)

عیادت اور نماز جنازہ کے لئے باہر جانا

(۱۹)......امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ نے معتکف کو عیادت اور شرکت جنازہ کی بھی اجازت دی ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

معتکف کو عیادت اور شرکت نماز جنازہ وغیرہ ضروریات درست ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ (مکمل: مبوب، مع تالیفات رشیدیہ) ص۳۷۸۔مطبوعہ: ادارہ اسلامیات، لاہور)

(۲۰)......قریبی رشتہ دار: جیسے: بیوی' اولاد' والدین' حقیقی بھائی و بہن وغیرہ میت کی تجہیز و تکفین کے لئے معتکف کو مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے۔(فتاویٰ قاسمیہ ص۲۵۷ ج ۱۱)

دوسری مسجد میں قرآن سنانے کے لئے جانا

(۲۱)......دوسری مسجد میں قرآن سنانے اور تراویح پڑھانے کی اجازت تک بھی دی گئی ہے۔''فتاویٰ دارالعلوم'' میں ہے:

سوال:......زید ہمیشہ اخیر عشرہ رمضان المبارک میں معتکف ہوتا ہے،امسال تازہ حالت یہ پیش آئی کہ زید کو نواب صاحب کے مکان پر قرآن شریف تراویح میں سنانے کے لئے جانا

پڑتا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......اگر اعتکاف کے وقت یہ نیت کرلے کہ میں تراویح میں قرآن شریف سنانے جایا کروں گا تو یہ جائز ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل ص ۳۱۶ ج ٦ ،سوال نمبر:۲۹۴۔ مطبوعہ: دارالاشاعت کراچی)

جب کھانا لانے کی ضرورت کی وجہ مسجد سے باہر قریب یا دور تک مکان جا کر کھانا لانا جائز ہے، کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو گھر جا کر کھانا کھا بھی سکتا ہے، کھانا تیار ہونے تک گھر میں انتظار کرسکتا ہے، کوئی خادم نہ ہو تو کھانے پینے کی اشیاء کی خرید وفروخت بھی کرسکتا ہے، چائے کا عادی گھر یا ہوٹل چائے پینے جا سکتا ہے، معتکف قضائے حاجت کے لئے جاتے اور آتے ہوئے دوکان کھول اور بند کرسکتا ہے، جانور کی خدمت کرسکتا، حقہ پی کر، کلی کرکے بو زائل کرسکتا ہے، استنجاء کے لئے، یا مسجد کے بیت الخلاء صاف ستھرے نہ ہوں یا گھر کے بیت الخلاء کا ہی عادی ہو تو بھی گھر استنجاء کے لئے جا سکتا ہے، وضو کی غرض سے گرم پانی لینے کے لئے، غسل جمعہ کے لئے، مالی وظیفہ کے حصول کی دستخط کے لئے جا سکتا ہے، اذان دینے کے لئے، عیادت ونماز جنازہ کے لئے، قریبی رشتہ دار: جیسے: بیوی، اولاد، والدین، حقیقی بھائی و بہن وغیرہ میت کی تجہیز وتکفین کے لئے، دوسری مسجد میں تراویح پڑھانے کے لئے جا سکتا ہے، تو مسجد کے اندر ہی سیڑھی سے اتر کر جماعت کی شرکت میں کیا حرج ہے؟

آپ ﷺ کا حالت اعتکاف زوجہ محترمہ کو گھر پہنچانے کے لئے نکلنا

(۱)......عن ابن المعلی : انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان معتکفا فی المسجد ' فاجتمع نساء ہ الیہ ' ثم تَفَرَّقنَ فقال لصفیۃ ابنۃ حُیَیّ : أقلبِک الی بیتک ، فذھب معھا حتی أدخلھا بیتھا وھو معتکف۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۶۰ ج۴، باب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اعتکافہ ، کتاب الاعتکاف ، رقم الحدیث:۸۰۶۶)

ترجمہ:......حضرت ابن المعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت نبی کریم ﷺ مسجد میں معتکف تھے،آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ سے ملنے کے لئے آئیں، پھر وہ وہاں سے (واپس جانے کے لئے) جدا ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں تمہیں تمہارے گھر تک پہنچانے جاتا ہوں،تو نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ انہیں ان کے گھر تک پہنچا دیا، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت اعتکاف میں تھے۔

تشریح:......امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث قدرے تفصیل سے نقل فرمائی ہے،اور یہ باب قائم کیا ہے:''باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہ الی باب المسجد''۔پوری روایت اس طرح ہے:

(۲)......علی بن الحسین رضی اللہ عنھما : انّ صفیّۃَ زوجَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أخبَرَتْہُ انّھا جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَزُورُہُ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الأواخر من رمضانَ ' فَتَحَدَّثَتْ عندہ ساعۃً ثمّ قامت تَنْقَلِبُ ، فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معھا یَقْلِبُھَا حتّی اذا بلغَتْ باب المسجد عند باب امّ

سلمة ' مرّ رجلان من الانصار فسلّما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ' فقال لهما النبی صلی الله علیه وسلم : علی رِسْلِکُمَا ' انما هی صفیّة بنت حُیَیٍّ ، فقالا : سبحان الله یا رسول الله ! وکَبُرَعلیهما ' فقال النبی صلی الله علیه وسلم : انّ الشیطان یبلُغ من الانسان مَبْلَغَ الدّم ' وانّی خشیت أن یَقْذِف فی قلوبکما شیئا۔

(بخاری، باب هل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد ، کتاب الاعتکاف ، رقم الحدیث:۲۰۳۵)

ترجمہ:......حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ: وہ رمضان کے آخری عشرہ کے ایام میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ میں آپ ﷺ کی زیارت وملاقات کے لئے آئیں، پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ دیر باتیں کرتی رہیں، جب واپس جانے لئے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ جانے کے لئے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچیں تو انصار کے دوصحابہ (حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما) گذرے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہیں ٹھہرو، یہ (میری زوجہ حضرت) صفیہ (رضی اللہ عنہا) ہیں، تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ! یارسول اللہ! اوران کو یہ وضاحت بہت سخت لگی ،تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون کی جگہ میں پہنچ جاتا ہے، اور مجھ کو یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی چیز ڈال دے گا۔

اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ یہ استدلال فرمانا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ میں آپ

ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنے کے لئے مسجد کے دروازے تک تشریف لے گئے تھے باہر نہیں۔مگر سوال یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ اگر مسجد کے حدود کے اندر ہے تو ضرورت یا بلاضرورت وہاں تک جانا ہر حال میں جائز ہے، پھر باب کا کیا مقصد؟ اور اگر مسجد کا دروازہ مسجد کی حد سے باہر ہے تو معتکف کا ضرورۃً مسجد سے باہر جانا ثابت ہوا۔اس لئے دوسرے اکابر نے اس حدیث سے مسجد سے باہر جانے کے جواز پر استدلال کیا ہے، اوراس حدیث کو حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے مسلک کے جواز کی دلیل بنایا ہے، یعنی آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنے کے لئے ان کے گھر تک تشریف لے گئے، نہ صرف مسجد کے دروازے تک جیسا کہ علامہ خطابی اور صاحب منہل رحمہما اللہ کے کلام میں اس کی صراحت ہے کہ آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے، جیسا کہ اوپر ''مصنف عبد الرزاق'' کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔

یہ روایت ''بخاری شریف'' میں چھ جگہوں پر آئی ہے، اسی طرح ''مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، سنن دارمی، صحیح ابن خزیمہ، سنن کبری، صحیح ابن حبان، طبرانی کبیر، شعب الایمان بیہقی، مسند احمد'' وغیرہ کتب احادیث میں بھی آئی ہے، مگر کسی روایت میں اس بات کی صراحت نہیں کہ آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنے کے لئے مسجد کے دروازے تک تشریف لے گئے، جبکہ مصنف عبد الرزاق کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ'' **فذهب معها حتى أدخلها بيتها** ''۔

صاحب معالم السنن امام ابوسلیمان محمد خطابی اور صاحب منہل شیخ محمود محمد خطاب السبکی رحمہما اللہ تحریر فرماتے ہیں:

’’وفیہ أنہ خرج من المسجد معھا لیبلغھا منزلھا ، وفی ھذا حجۃ لمن رأی أن الاعتکاف لا یفسد اذا خرج فی واجب ‘ وانہ لا یمنع المعتکف من اِتیان معروف‘‘

(معالم السنن للخطابی ص۱۴۰ ج ۲۔المنھل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داود ص۲۴۵ ج ۱۰)

حضرت مولانا عاقل صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

بعض شراح جن میں خطابی رحمہ اللہ بھی ہیں اور صاحب منہل رحمہ اللہ کے کلام میں بھی ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ مسجد سے باہر ان کو پہنچانے کے لئے نکل گئے تھے، اور یہ کہ یہ واقعہ دلیل ہے اس بات کی کہ اگر کوئی شخص اعتکاف میں کسی ضروری امر واجب کے لئے باہر نکلے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ (الدر المنضود ص۲۷۸ ج ۳)

بحر العلوم مولانا عبد العلی صاحب رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے مسلک کی تائید میں پیش کیا ہے، یعنی ان کا رجحان بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑنے کے لئے ان کے گھر تک تشریف لے گئے تھے۔

’’ویؤید ھذا الحدیث لھما بعض التائید ‘‘۔

(رسائل الارکان ص۲۳۰ / خاتمۃ فی الاعتکاف ، الرسالۃ الثالثۃ فی الصوم)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ نے ’’بذل المجہود‘‘ کے حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ: صاحب رسائل الارکان نے اس حدیث کی بنا پر حضرات صاحبین رحمہما اللہ کے مسلک کو ثابت کیا ہے۔’’ قلت: لکن استدل بھذا الحدیث صاحب ’’رسائل الارکان‘‘ علی مسلک الصاحبین علی جواز الخروج‘‘۔

(بذل المجھود فی حل سنن ابی داوُد ص۲۰۶ ج ۸، المعتکف یعود المریض ، کتاب الصیام ، تحت رقم الحدیث:۲۴۷۲)

استاذ محترم حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہم نے بھی آپ ﷺ کے مسجد سے باہر تشریف لے جانے کی صراحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں:

جس وقت حضور ﷺ ان کو واپس چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر نکلے۔

(فتح اللہ الاحد ص ۵۹۵ ج ۴، باب الظن)

معتکف جنازہ میں شرکت اور مریض کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے

(۶)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : المعتكف يَتبَعُ الجنازة ' ويعود المريض۔

(ابن ماجہ، باب فی المعتکف یعود المریض و یشھد الجنائز ، ابواب ما جاء فی الصیام ، رقم الحدیث:۱۷۷۷)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازہ میں شرکت کے لئے اور مریض کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے چند آثار

معتکف کیا اعمال کرسکتا ہے، اس بارے میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار بھی مختلف ہیں، چند آثار درج ذیل ہیں جن میں ان حضرات کے فتاوی میں سہولت کی اجازت منقول ہے۔

(۱)......عن علی قال : اذا اعتکف الرجل فلیشهد الجمعة ' وَلْیُعُدِ المریض ' ولیحضر الجنازة ' ولیأتِ اهله ' ولیأمرهم بالحاجة وهو قائم۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی آدمی اعتکاف کرے تو اسے چاہئے کہ نماز جمعہ میں حاضر ہو، اور بیمار کی عیادت کرے، اور جنازہ میں شرکت کرے، کھڑے کھڑے اپنے گھر آئے اور اہل خانہ کو اپنی ضروری (کاموں کے) پورا کرنے کا حکم کرے۔

(۲)......عن سعید بن جبیر أنه قال : یشهد الجمعة ' ویعود المریض ' و یجیب الامام۔

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (معتکف) جمعہ میں حاضر ہوسکتا ہے، اور بیمار کی عیادت کرسکتا ہے، اور امام کے بلانے پر جائے گا۔

(۳)......عن سعید بن جبیر قال : یشهد الجمعة ' ویعود المریض ' ویشهد الجنازة ویخرج الی الحاجة ، ویُجیب الامام ، وذلک انّ عمرو بن حُریث أرسل الیه وهو معتکف فلم یأته ، فأرسل الی فأتاه۔

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (معتکف) جمعہ میں حاضر ہوسکتا ہے، اور بیمار کی عیادت کرسکتا ہے، جنازہ میں شریک ہوسکتا ہے، اور اپنی ضرورت کے لئے

نکل سکتا ہے،اور امام کے بلانے پر جائے گا۔ یہ بات انہوں نے اس لئے فرمائی کہ: انہوں نے حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا، وہ اعتکاف میں ہونے کی وجہ سے نہیں آئے تو حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ان کی طرف یہ بات لکھ کر بھیجی جس پر وہ آ گئے۔

(۴)......عن ابراهيم قال : كانوا يُحبّون للمعتكف أن يشترِطَ هذه الخصال –: و هي له وان لم يشترِطْ– : عيادة المريض ' وأن يتبع الجنازة ' ويشهد الجمعة۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اسلاف معتکف کی ان عادات کو شرط قرار دیئے بغیر پسند فرماتے تھے: بیمار کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا،اور جمعہ کی نماز کے لئے جانا۔

(۵)......عن ابى سلمة قال : المعتكف يعود المريض ' ويشهد الجمعة ' ويقوم مع الرجل فى الطريق يُسائله۔

ترجمہ:......حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: معتکف بیمار کی عیادت کرے، جمعہ کی نماز کے لئے جائے،اور راستہ میں وہ کسی کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کر سکتا ہے۔

(٦)......عن الحسن قال : يأتى الغائط ' و يتّبِع الجنازة ' ويعود المريض۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: معتکف رفع حاجت کے لئے' جنازہ میں شرکت کے لئے اور مریض کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۰۱/۳۰۲/۳۰۳ ج ٦، ما قالوا فى المعتكف ' ما له اذا اعتكف مما يفعله؟ كتاب الصيام ، رقم الحديث:۹۷۲۴/۹۷۲۵/۹۷۲۷/۹۷۲۸/۹۷۳۱/۹۷۳۲)